OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 www.arjicc.com ISSN (PRINT): 2710-0227
DOI: https://doi.org/10.53575/arjicc.v3.01(22)u2.10-17

احکام القرآن للجصاص کا تاریخی پس منظر اور امتیازی خصوصیات

Historical background and distinguishing features of Ahkam-ul-Quran

Sabir Ali
Lecturer, Islamic Studies department of Humanities, Luwamiz, Outhal.
Email: sabir.ali@luawms.edu.pk

Dr. Shabir Ahmed
Assistant Professor, Islamic Studies department, Butims Queta.

Khawaja Arshid Ali
Visiting Faculty, Lecturer Islamic Researcher University of Karachi.
Email: khawajaarshidali@gmail.com

Received on: 03-01-2022 Accepted on: 04-02-2022

Abstract

Al-Jassas (370 305) AH/917 AD-AH/981 AD. full name Abu Bakr Aḥmad ibn ʿAli al-Razi al-Jassas was a Hanafite scholar,mostly known as the commentator of Al-Hassafs work on Qadi (jurisprudence). Ahkam-ul-Quran is an important book of Imam Abu Bakr al-Jassas. Ahkam-ul-Quran's study is of great significance as it marks the first attempt to assess the terminology and the norms of the Usul with a scientific method. Al-Fusus is divided into one hundred and five sections and it comprises four volumes but different publishers have combined 4 vol in two volumes. Almost all topics later involved in Usul books are examined by Jassas with the rational and narrated evidence in this special book. He provides a lot of significant information about the importance, power, and usage of the reason (Aqal) in Islamic thought. By drawing on the concept of the Aqal he is seen to have agreed with Mu'tazili view. The different opinions of Usul scholars have been widely investigated by Jassas in this work using a plain language. Imam Jassas employs a dialectical method to explain the ideas he prefers about a matter in dispute. The methodological approach taken in this study is similar to Shafi's in al-Risalah. However, Imam Jassas heavily criticizes Shafi under the following title of al-Fusul: Dalil al-Khitab, Bayan, and Nasikh.

Keywords: Commentator, jurisprudence, terminology, scientific method, investigated, methodological.

نام، نسب ولقب:

آپ کا نام "احمد بن علی"، کنیت "ابو بکر"، لقب "فخر الدین" اور نسبت "الرازی اور الجصاص" ہے، لفظ جصاص کی تشریح کرتے ہوئے علامہ السمعانی رقمطراز ہیں کہ "جص کے معنی ہیں چونا کرنا اور جصاص وہ ہوتا ہے جو چونا کرے یا قلعی کا کام کرے"[1]

تفسیر احکام القرآن للجصاص:

"احکام القرآن "آپ کی وہ مشہور زمانہ تصنیف ہے جو فقہائے احناف میں بالخصوص اور فقہائے ثلاثہ (شافعیہ، مالکیہ اور حنابلہ) میں بالعموم ایک منفرد اور ممتاز مقام رکھتی ہے۔اس کتاب کا موضوع "قرآن کریم سے فقہی اور شرعی احکام و مسائل کا استنباط و استخراج ہے"۔امام ابو بکر جصاص رحہ نے مسلسل آیات کی تفسیر کی بجائے صرف ان آیات کی فقہی تفصیلات بیان فرمائی ہیں جو فقہی احکام پر مشتمل ہیں اور یہ بات تفسیر جصاص المعروف احکام القرآن کے نام سے بھی واضح ہے یعنی قرآن مجید کے احکام کا بیان۔احکام القرآن کے نام سے اور بھی تفاسیر موجود ہیں جیسے کہ احکام القرآن ابن عربی، احکام القرآن قرطبیّ، احکام القرآن شافعی وغیرہ لیکن احکام القرآن کو ان تمام کتب میں ایک الگ مقام حاصل ہے اور اس کتاب کا شمار فقہی تفاسیر کے زمرے میں ہوتا ہے۔

ڈاکٹر محمد اکرم لکھتے ہیں:

"احکام القرآن فقہ و تفسیر اسلامی کی کتب میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ فقہ حنفی میں یہ کتاب ایک اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ جصاص کی یہ کتاب آج تک علماء میں مقبول و متداول ہے۔ جو بات محمد میاں صدیق صاحب نے "کتاب الہدایہ "کے بارے میں لکھی ہے۔ وہ ابو بکر الجصاص کی احکام القرآن پر بھی منطبق ہوتی ہے۔انہی الفاظ کو ہم یہاں دوبارہ لکھنے کی جسارت کرتے ہیں۔ "علوم وفنون کی تاریخ میں یہ بات کم دیکھنے میں آئی ہے کہ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ کسی کتاب کی اہمیت وافادیت میں اضافہ ہوتا رہے۔عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ اچھی سے اچھی کتاب کی بھی ایک مدت ہوتی ہے۔ایک خاص وقت اور مدت گزرنے کے بعد کتاب کی اہمیت وافادیت کم ہو جاتی ہے۔ لیکن ہدایہ کی صورت حال مختلف ہے، یہ کتاب کتاب چھٹی صدی ہجری میں لکھی گئی اب آٹھ صدیوں کی طویل مدت گزرنے کے بعد نہ اس کی اہمیت میں کوئی کمی آئی نہ لوگ اس کی ضرورت سے بے نیاز ہوئے۔ بلکہ گزشتہ نصف صدی ہجری میں اس کی ضرورت میں اضافہ ہوا ہے"۔"احکام القرآن چوتھی صدی ہجری میں تحریر کی گئی اب ایک ہزار سال کی مدت گزر گئی ہے، مگر اس کی مقبولیت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جصاص پر جتنا کام اس آخری نصف صدی میں ہوا، اتنا کبھی نہیں ہوا۔"[2]

مولانا عبدالقیوم نقل کرتے ہیں:

"مصنف کتاب ابو بکر احمد بن علی الرازی کہتے ہیں کہ "ہم نے زیر نظر کتاب کی ابتداء میں ایک مقدمہ تحریر کیا ہے (اس مقدمہ سے مراد مصنف کی وہ کتاب ہے جو انہوں نے اصولِ فقہ نام سے لکھی ہے یہ کتاب دراصل قرآنی احکام کے استنباط کے سلسلے میں تحریر کی گئی ہے) اس مقدمہ میں وہ اصولِ توحید بیان ہوئے ہیں جن کا علم از حد ضروری ہے۔ علاوہ ازیں یہ مقدمہ معانی قرآن کے استنباط، قرآنی دلائل کے استخراج اور الفاظِ قرآن کے احکام کی معرفت کے طریقوں کے لیے کا بھی کام دیتا ہے۔ نیز اس کی روشنی میں کلام عرب، لغوی اسماء اور شرعی عبارات کے سلسلہ میں ہونے والے تصرفات کا بھی علم ہوتا ہے۔اس لیے کہ تمام علوم میں پہلا مرتبہ اور مقام اس علم کو حاصل ہے جا کا تعلق توحید باری کی معرفت تمام تشبیہات سے اس کی ذات کی تزکیہ اور افترا پردازوں کی طرف سے اس کی ذات وصفات کے بارے میں من

گھڑت تصورات کی نفی سے ہے۔"[3]

آگے مزید نقل کرتے ہیں:

"محترم مصنف فرماتے ہیں مذکورہ مقدمہ کی تحریر سے فراغت کے بعد اب ہم احکامِ قرآن نیز قرآنی دلائل کا ذکر کریںگے۔اس سلسلے میں ہم اللہ تعالی سے اس کی توفیق کے طلبگار ہیں جو ہمیں اس کی ذات سے قریب کردے اور اس کی برکت سے ہمیں اس کی ذات تک رسائی نصیب ہو جائے۔اس توفیق کی ڈوری اس کے ہی ہاتھ میں ہے اور وہی اس سے استفادہ کی قوت عطاء کرتا ہے۔اس تمہید کے بعد کتاب شروع ہوتی ہے۔"[4]

اصطلاحات احکام القرآن:

احکام القرآن کی یہ خصوصیت قابل ذکر ہے کہ یہ کتاب شروع سے لیکر آخر تک ایک ہی طرز اور اسلوب کی حامل ہے۔ چنانچہ قاری کے لیے ایک تسلسل برقرار رہتا ہے۔ جوں وہ اس کتاب کے مطالعہ کو شروع کرتا ہے، اسے الجصاص کی طرز تخاطب سے دلچسپی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

"یہاں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ چند ضروری اصطلاحات کا تعارف کرا دیا جائے۔ تاکہ قاری کو احکام القرآن کا مطالعہ کرتے وقت کوئی دقت پیش نہ آئے۔

1) جہاں پر لفظ "قال" کے الفاظ ملتے ہیں، اس اکثر جصاص اپنے استاد ابوالحسن کرخی کے نظریات کو بیان کرتے ہیں۔

2) جونہی وہ اپنی طرف سے بات کرتے ہیں۔ وہ "قال ابو بکر" کے الفاظ سے شروع کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کار تقریباً ان کی تمام کتابوں میں رہا ہے۔

3) جہاں "قال اصحابنا" کے الفاظ ہوتے ہیں، اس سے مراد امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد ابن الحسن شیبانی، امام کرخی، امام الطحاوی اور دیگر مشائخ ہوتے ہیں۔

4) اسی طرح "فحوی الخطاب" جس کا مطلب یہ ہو گا کہ ذیل کی نص یا حکم چند دوسرے احکامات پر بھی مشتمل ہے۔

5) جب "عندنا" کا لفظ آئے تو اس سے مراد احناف لیے جاتے ہیں۔

6) جب کسی مسئلہ کی وضاحت ضروری ہو تو "قدبینا" یا "الذی قدمنا" کے الفاظ نظر آتے ہیں۔"[5]

طبقات الفقہاء اور احکام القرآن:

"محمد میاں صدیقی نے اپنے مضمون "شیخ برہان الدین مرغینانی اور ان کی کتاب الہدایہ میں الکمال پاشا (م 940ھ) کے ایک مختصر رسالہ "طبقات الفقہاء" سے مجتہدین کے سات طبقے گنوائے ہیں۔ ان میں تیسرا درجہ مجتہد فی المسائل کا ہے۔ اس درجہ میں ابو بکر الجصاص کا نام نامی شامل نہیں ہے۔ لیکن یہ امر یقینی ہے کہ ان کا نام امام کرخی اور امام ابو جعفر الطحاوی کے بعد تیسرے درجہ پر ہے۔ کیونکہ الجصاص نے چوتھی صدی ہجری میں حنفی فقہ کی وہ خدمت کی ہے جو رہتی دنیا تک یاد رہے گی۔ آپ کی کتابوں کو سامنے رکھ کر آنے والے فقہاء نے استنباط کئے

ہیں، اور یہ کہنا بھی غلط نہ ہو گا کہ آپ کے علم کو آگے پھیلایا ہے۔ یہی نہیں موجودہ دور کے مفسرین مثلاً ابوالاعلیٰ مودودی کی تفہیم القرآن اور مولانا محمد شفیع کی معارف القرآن پر نظر ڈالی جائے تو الجصاص کے خیالات کی عملی تفسیر نظر آتی ہیں۔ لیکن الجصاص کی تصانیف اور بعد میں آنے والے اصحاب کی اگر آراء کو دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ بعض حضرات جصاص کو "مجتھد فی المذھب" کے درجہ پر دیکھنا چاہتے ہیں۔"[6]

جصاص کی کتب میں جو اہمیت احکام القرآن کو حاصل ہوئی ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ کتاب الجصاص کی بقیہ کتب میں سب سے پہلے متعارف ہوئی اور بار بار شائع ہوئی۔ یہ فقہ کی تمام کتابوں کے لیے روشنی کا مینار ہے۔ احکام القرآن میں کسی مسئلہ کو پیش کرتے وقت عموماً ابو بکر الجصاص کا طریقہ یہ رہا ہے کہ آپ قرآنی آیت کو پیش کر کے اس پر صحابہ کرام اور تبع تابعین کے اقوال درج کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ اپنے اصحاب کے اقوال درج کرتے ہیں۔ اسی طرح امام شافعی، امام مالک، امام اوزعی اور امام ثوری کا نقطہ نظر سامنے لاتے ہیں۔ یہاں یہ بات بھی ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آپ اامام احمد بن حنبل کا ذکر نہیں کرتے۔ شاید آپ ان کو فقہاء کے درجہ میں نہیں لاتے۔ تاہم اصحاب الحدیث میں ان کا ذکر ضرور ملتا ہے۔

احکام القرآن کی خوبیاں پروفیسر ڈاکٹر محمد قاسم سعیدی کی نظر میں:

ذیل میں اس تفسیر کی چند نمایاں خوبیاں بیان کرتے ہیں:

۱۔ "ابو بکر جصاص مسلکاً حنفی تھے اس لئے اس تفسیر میں ہمیں فقہی مسائل میں فقہ حنفی کے دلائل کثیر تعداد میں ملتے ہیں۔

۲۔ فقہ حنفی اور فقہ شافعی میں باہم تقابل کے دوران الجصاص نے فقہ حنفی کو ترجیح دی ہے۔

۳۔ آپ کا اس تفسیر میں اسلوب یہ ہے کہ فہرست میں سورۃ کا نام ذکر کرنے کے بعد اس سورۃ میں جو فقہی احکام پائے جاتے ہیں ان کی ابواب بندی کرتے ہیں۔ فہرست ابواب و فصول ذکر کرتے ے ہیں۔

۴۔ فہرست کے باب میں یا فصل میں کثرت سے ان الفاظ "مطلب یاذکر" کا استعمال کیا گیا ہے

۵۔ آپ اپنی تفسیر میں آیات کی تشریح کے لئے قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ، آثار صحابہ کرام اور تابعین کرام کے ساتھ ساتھ قدیم علما کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں۔

۶۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال خاص طور پر اپنی اس تفسیر میں بیان فرمائے ہیں۔

۷۔ آیات کی تشریح میں آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور اقوال ائمہ کرام کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل بھی ذکر کرتے ہیں تاکہ عقل کے ساتھ بھی استفادہ ہو سکے۔"[7]

ابو بکر الجصاص کی احکام القرآن، تفسیر قرآن بالقرآن اور تفسیر قرآن بالحدیث کی عملی تفسیر ہے۔ اس بات سے یہ نتیجہ نکالنے میں کوئی دشواری نہیں کہ الجصاص جیسے آئمہ نے ہی "اصولِ تفسیر" کے قواعد و ضوابط مقرر کیے۔ جب جصاص کے تمام دلائل ختم ہو جاتے ہیں تو آخر میں سہارا "نظر" (قیاس) کا ہوتا ہے۔

تفرداتِ ابو بکر الجصاص:

نظریہ امامت:

قرآن پاک میں مختلف نظریات پر بحث کی گئی ہے ان میں سے ایک نظریہ امامت بھی ہے، ابو بکر الجصاص فرماتے ہیں:

"لغت میں امام سے مراد ہر وہ شخص ہے جس کی پیروی کی جائے۔ خواہ حق پر ہو یا باطل پر۔ لیکن اس آیت میں امامت سے مراد وہ شخص ہے جس کی پیروی لازم ہو۔ اس اعتبار سے امامت کے اعلیٰ مرتبہ پر انبیاء ہیں۔ پھر راست رو خلفاء، پھر صالح علماء اور قاضی"

اس کے بعد لکھتے ہیں:

"پس کوئی ظالم نہ نبی ہو سکتا ہے اور نہ یہ جائز کہ وہ نبی کا خلیفہ یا قاضی یا ایسا عہدہ دار ہو جس کی بات ماننا امور دین میں لازم ہو، اس آیت کی دلالت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ فاسق کی امامت باطل ہے اور وہ خلیفہ نہیں ہو سکتا اور اگر وہ اپنے آپ کو اس منصب پر مسلط کر دے تو لوگوں پر اس کی اتباع اور اس کی اطاعت لازم نہیں۔"[8]

سورۃ النور کی آیت نمبر 55 کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"وَعَدَ اللہ الَّذِینَ اٰمَنُوا مِنکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنهم فِی الْاَرْضِ"[9]

"تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیئے ان سے اللہ کا وعدہ ہے ان کو ضرور خلیفہ بنائے گا زمین میں"

"یہ آیت چاروں خلفاء کی امامت کے صحیح ہونے پر دلالت پیش کرتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ ان کو زمین پر مقرر کیا۔ لیکن امیر معاویہ اس خلافت میں شامل نہیں ہیں۔ کیونکہ (جس وقت یہ آیات نازل ہوئیں) اس وقت تک وہ ایمان نہ لائے تھے۔"[10]

اسی طرح سورۃ الحجرات کی آیت 9 میں لکھتے ہیں:

"وَ اِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ اقْتَتَلُوا فَاَصْلِحُوا بَینهما"[11]

"اگر ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کروادو"

"حضرت علی نے باغی گروہ سے تلوار کے ساتھ مقابلہ کیا اور آپ کے ساتھ کبار صحابہ اور اہل بدر شامل تھے۔ جن کی قدر و منزل معلوم ہے اور جو ظاہر کرتی ہے کہ حضرت علی حق پر تھے اور دوسرے گروہ والے باغی تھے۔"[12]

نظریہ حسن و قبح:

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ جصاص معتزلہ عقائد سے متاثر تھے، یہی وجہ ہے کہ اکثر ناقدین آپ کو معتزلہ حنفی کہتے ہیں۔ یہاں ایک مثال پیش کرتے ہیں جس سے معتزلہ کا اثر و رسوخ ظاہر ہو جائے گا۔

"کسی چیز کے اچھے اور برے (حسن و قبح) ہونے کا اس وقت پتہ چلتا ہے جب کہ شارع (اللہ یا رسول ﷺ) نے اس کو اچھا یا برا قرار دیا ہو یا عقل کسی چیز کی اچھائی یا برائی کے بارے میں فیصلہ کرے، بہت سے شوافع اور اشعری مکتبہ فکر کے علماء کا خیال ہے کہ کوئی چیز بذات خود اچھی یا

بری نہیں ہوتی جب تک شارع اس کے بارے میں فیصلہ صادر نہ کرے۔ بہت سے معتزلہ کا یہ عقیدہ ہے کہ کسی چیز کی اچھائی یا برائی کا فیصلہ کرنا عقل کا کام ہے اور جب کسی چیز کے بارے میں عقل فیصلہ کر دے کہ وہ اچھی یا بری ہے تو اس سلسلے میں اس فرد کو جو اس پر عمل کرتا ہے یا ثواب یا عذاب ملنا چاہیے۔"[13]

الجصاص آگے لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کے کرنے کا حکم نہیں دیا جبکہ وہ اچھی نہ ہو اور کسی چیز سے منع نہیں کیا جب تک وہ بری نہ ہو۔ اس بات سے وہ نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں کہ توحید خالص بذات خوس اچھی چیز ہے لہذا اس پر اعتماد رکھنا ابدالابد تک لازمی ہے اور اس حکم کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ اب اس کے خلاف حکم نہیں دیا جاسکتا۔ اسی طرح انصاف کرنا ایک اچھی چیز ہے۔ اب اس کے خلاف حکم نہیں دیا جاسکتا۔ دوسرے لفظوں میں یہ حکم نہیں دیا جاسکتا کہ اب تک انصاف پر ہوتا رہا ہے اور اب اس پر عمل نہیں ہونا چاہیے"[14]

نظریہ سحر:

الجصاص جادو پر بھی یقین نہیں رکھتے تھے اور آپ نے احکام القرآن میں اس کی بے شمار مثالیں پیش کی ہیں۔ جادو الجصاص اہمیت حامل نہیں سمجھتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:

"جادو کسی آدمی کو گدھے اور گدھے کو آدمی کی شکل میں تبدیل نہیں کر سکتے۔ ابو بکر اس حدیث کو صحیح قرار نہیں دیتے۔ جس میں حضور ﷺ پر جادو کیے جانے کا ذکر ہے۔ آپ کہتے ہیں یہ حدیث موضوع ہے۔"[15]

نظریہ نسخ:

یوں تو احکام القرآن پورے قرآن کی تفصیل سے ذکر کرتی ہے لیکن الجصاص اصولی تھے اس لئے ان کے پیش کردہ اصولوں میں سے نظریہ نسخ کا مختصر تعارف ضروری ہے۔

"مصطفیٰ زید جو کہ موجودہ دور کے مصری سکالر ہیں۔ اپنی کتاب "الناسخ والمنسوخ" میں لکھتے ہیں کہ "الجصاص نے جو نسخ کی تعریف کی ہے وہ پانچ صدیوں تک تسلیم کی جاتی رہی ہے۔"[16]

"ابو بکر جصاص کا کہنا کہ شریعت اسلامیہ میں نسخ واقع ہوا ہے۔ آپ نے ابو مسلم الاصفہانی کا نام لیے بغیر "احکام القرآن" میں ان پر سخت تنقید کی ہے۔ انہوں نے خبر دار کیا ہے کہ نسخ کو تسلیم نہ کرنے والے مسلمانوں کے طرز عمل سے دور چلے گئے ہیں۔ یہی عقیدہ النحاس کے مقدمہ میں کیا ہے۔ آپ امام شافعی کی نظریہ نسخ کی مخالفت کی ہے۔ امام شافعی کا نظریہ یہ ہے کہ صرف قرآنی احکام، قرآنی احکام کو منسوخ کر سکتے ہیں اور صرف سنت کے احکام کو منسوخ کر سکتے ہیں۔ نہ قرآن، سنت کو منسوخ کو سکتا ہے اور نہ ہی سنت قرآن کو منسوخ کر سکتی ہے۔ امام الجصاص نے اس نظریہ کی مخالفت میں اپنا پورا زور لگا دیا ہے۔ انہوں نے بے شمار مثالیں پیش کی ہیں، جن میں یہ واضح کیا ہے کہ قرآن اور حدیث ایک دوسرے کو منسوخ کر سکتے ہیں۔ سنت کے قرآن سر منسوخ ہونے کی وہ یہ مثا پیش کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب مکہ سے مدینہ ہجرت کر

گئے تو آپ ﷺ اور صحابہ یروشلم (بیت المقدس) کی طرف منہ کر کے نماز کرتے تھے۔ لیکن 16 ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ (بیت اللہ) کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا۔ یہ الجصاص کے نزدیک نسخ السنہ بالقرآن کی بہترین مثال ہے۔ قرآن کے سنت سے منسوخ ہونے کی بھی ان کے پاس بہت مثالیں ہیں۔ مگر ان میں سورۃ النساء کی آیت 15 اور 16 کا عبادہ بن الصامت کی حدیث سے منسوخ ہونا ہے۔"[17]

ماخذ قوانین اسلامی:

"بطور اصولی ان کے ہاں بھی اسلامی قانون کے چار بنیادی ماخذ ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس۔ ابو بکر الجصاص نے ان ماخذوں پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ ان کے نزدیک صحابہ اور تابعین نے اپنے ادوار میں قیاس کے استعمال کی اجازت دی۔ خود حضور ﷺ کے دور کے بے شمار واقعات انہوں نے ذکر کیا ہے۔ جس سے نظریہ قیاس کی تائید ہوتی ہے۔ الجصاص کے خیال میں ان دنوں کوئی بھی ایسا آدمی سامنے نہیں آیا جس نی قیاس کی مخالفت کی ہو۔ لیکن بعد میں ایسے اشخاص سامنے آئے جو فقہ اور اس کے اصوؤلوں سے واقف نہیں تھے اور نہ ہی وہ سلف کے طریقوں سے باخبر تھے۔ لہذا انہوں نے جہالت میں قیاس کی مخالفت کرنا شروع کر دی۔ مخالفین میں سب سے پہلے وہ ابراہیم کا نام لیتے ہیں، جو قیاس کی وجہ سے صحابہ پر طعن و تشنیع کا کام لیتا تھا۔ ابو بکر الجصاص آگے چل کر لکھتے ہیں کہ بعد میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اگر صحابہ کو تو مطعون نہیں کیا۔ لیکن اصول قیاس کی بڑی شدّ و مدّ کے ساتھ مخالفت کی۔ الجصاص خالص طریقہ سلف پر چلنے والے انسان تھے۔ آپ نے بے شمار قرآنی آیات، احادیث اور آثار سے اس بات کو ثابت کیا کہ قیاس بطور اسلامی قانون کے ماخذ کے تسلیم کرنا ہو گا۔ اس سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ الجصاص اکثر جگہوں پر قیاس اور اجتہاد کو ایک دوسرے کے مترادف سمجھتے ہیں اور اسی چیز کو بعض جگہ " گالب ظن " سے تعبیر کرتے ہیں۔ الجصاص کے نزدیک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت بھی اجتہاد کے ذریعہ عمل میں آئی تھی۔"[18]

ان نظریات سے واضح ہوتا ہے کہ امام الجصاص نہ صرف فقیہ تھے بلکہ اپنے دور کے مجتہد بھی تھے اور قرآنی احکام پر بخوبی عبور رکھتے تھے۔ یہ کتاب عقائد شرعیہ کی بنیاد ہے۔ جس میں ایک خالص اسلامی رنگ چھلکتا ہے۔ امام سرخسی کی المبسوط، ابو حسین احمد بن محمد البغدادی کی مختصر القدوری اور امام مرغینانی کی الھدایہ کا یہ کتاب ماخذ ہے۔ اور مسلک حنفیہ کی ترجمانی کرتا ہے۔

خلاصۃ البحث

قرآن مجید بے شمار علوم وفنون کا خزینہ ہے۔ اس کے متعدد مضامین میں سے ایک اہم ترین مضمون اس کے احکام ہیں۔ جو پورے قرآن مجید میں جابجا موجود ہیں۔ احکام القرآن پر مبنی آیات کی تعداد پانچ سو یا اس کے لگ بھگ ہے۔ لیکن مفسرین کرام نے جہاں پورے قرآن کی تفاسیر لکھی ہیں، وہیں احکام پر مبنی آیات کو جمع کر کے الگ سے احکام القرآن پر مشتمل تفسیری مجموعے بھی مرتب کئے ہیں۔ احکام القرآن پر مشتمل کتب میں قرآن مجید کی صرف انہی آیات کی تفسیر کی جاتی ہے جو اپنے اندر کوئی شرعی حکم لئے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ قصص، اخبار وغیرہ پر مبنی آیات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب "احکام القرآن" بھی اسی طرز بھی لکھی گئی ایک منفرد کتاب ہے، جو چوتھی صدی ہجری

کے معروف حنفی عالم علامہ ابو بکر احمد بن علی الرازی الجصاص الحنفی کی تصنیف ہے۔ جس میں انہوں نے پورے قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے احکام پر مبنی آیات کی خصوصی تفسیر قلم بند کی ہے۔

حواشی و حوالہ جات

---

1. السمعانی، کتاب الانساب، حیدر آباد، 1322ھ، ج 1، ص 84
2. محمد اکرم، ڈاکٹر، ابو بکر جصاص اور احکام القرآن، فکر و نظر، اسلام آباد، (سن ندادر)، ص 11
3. مولانا عبدالقیوم، احکام القرآن، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی پریس، اسلام آباد، 1999ء، ج 1، مقدمہ
4. ایضاً
5. محمد اکرم، ڈاکٹر، ابو بکر جصاص اور احکام القرآن، فکر و نظر، اسلام آباد، (سن ندادر)، ص 12
6. الجصاص، ابو بکر احمد بن علی، احکام القرآن، (سن ندادر)، ج 1، مقدمہ، حاشیہ
7. محمد قاسم صدیقی، ڈاکٹر پروفیسر، مفسر قرآن ابو بکر الجصاص حنفی، روزنامہ 92 نیوز، 2019ء، https://roznama92news.com/
8. الجصاص، ابو بکر احمد بن علی، احکام القرآن، المطبعہ البہیہ، مصر، 1327ھ، ج 1، ص 79
9. سورۃ النور 55:24
10. الجصاص، ابو بکر احمد بن علی، احکام القرآن، (سن ندادر)، ج 1، ص 379
11. سورۃ الحجرات 9:49
12. الجصاص، ابو بکر احمد بن علی، احکام القرآن، (سن ندادر)، ج 1، ص 400
13. الدوالیبی، محمد معروف، المدخل فی علم اصول الفقہ، بیروت، 1385ھ/1965ء، ص 11
14. الجصاص، ابو بکر احمد بن علی، اصول الفقہ، (سن ندادر)، ج 1، ص 121
15. ایضاً، ص 41
16. مصطفیٰ زید، کتاب الناسخ والمنسوخ، (سن ندادر)، مصر، ج 1، ص 59
17. الامام الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، المستصفی، بالمطبعۃ الامیریۃ ببولاق مصر المحمیۃ، 1344ھ، ص 106
18. سعید اللہ قاضی، ابوب الاجتہاد والقیاس، (سن ندادر)، ص 66

References

1. Al-Samani, Kitab al-Ansab, Hyderabad, vol. 1, p. 84
2. Muhammad Akram, Doctor, Abu Bakr Jassas and Ahkam-ul-Quran, Fikr wa Nazar, Islamabad, (Sun Nidadar), p. 11
3. Maulana Abdul Qayyum, Ahkam-ul-Quran, Institute of Islamic Research, Islamabad, 1999, Vol. 1, Case
4. Ibid.
5. Muhammad Akram, Doctor, Abu Bakr Jassas and Ahkam-ul-Quran, Fikr wa Nazar, Islamabad, (Sun Nidadar), p. 12
6. Al-Jassas, Abu Bakr Ahmad b. 'Ali, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, Muqadda, Footnote

7. Muhammad Qasim Siddiqui, Dr. Professor, Mufassir-e-Quran Abu Bakr al-Jassas Hanafi, Daily 92 News, 2019, https://roznama92news.com/
8. Al-Jassas, Abu Bakr Ahmad b. 'Ali, Ahkam al-Qur'an, al-Mutabah al-Bahia, Egypt, 1327 AH, vol. 1, p. 79
9. Surah Al-Noor 55:24
10. Al-Jassas, Abu Bakr Ahmad b. 'Ali, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, p. 379
11. Surah Al-Hijrat 9:49
12. Al-Jassas, Abu Bakr Ahmad b. 'Ali, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, p. 400
13. Al-Dawalibi, Muhammad Maroof, al-Muddal fi ilm al-usul al-fiqh, Beirut, 1385/1965, p. 11
14. Al-Jassas, Abu Bakr Ahmad b. 'Ali, Usul al-Fiqh, vol. 1, p. 121
15. Ibid, p. 41
16. Mustafa Zayd, Kitab-e-Nasakh wa al-Mansakh, (Sun Nidadar), Egypt, vol. 1, p. 59
17. Al-Imam al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad b. Muhammad b. Muhammad, al-Mustasfi, Ba'l-Mutabat al-'Amria, Babulaq Misr al-Muhemia, 1344 AH, p. 106
18. Sa'id Allah Qazi, Abub al-Ijtihad wa al-Qayyas, (Sun Nidadar), p. 66